وائظ الجمعہ

مقاصدِ حج

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

مقاصدِ حج

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مقاصدِ حج

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِه وصحبِه أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ من الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهٖ وصَحبِهٖ أجمعين.

حج کا لُغوی واصطلاحی معنیٰ

برادرانِ اسلام! حج کے لُغوی معنیٰ عظمت والی جگہ کا ارادہ کرنا ہے، جبکہ اصطلاحِ شرع میں مخصوص صفات وشرائط کے ساتھ، مخصوص زمانے میں، بیت اللہ شریف جانے کا ارادہ کرنا، حج کہلاتا ہے[1]۔

حج سے متعلّق شرعی حکم

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حج سے متعلّق شرعی حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "حج نام ہے اِحرام باندھ کر، نویں ۹ ذی الحجہ کو عرَفات میں

---

(۱) انظر: "التعريفات" للجُرجاني، باب الحاء، ر: ٥٣٠- الحج، صـ٧١.

ٹھہرنے، اور کعبۂ معظّمہ کے طواف کا، اور اس کے لیے ایک خاص وقت مقرّر ہے، کہ اس میں یہ اَفعال کیے جائیں تو حج ہے۔ حج نو۹ ہجری میں فرض ہوا، جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے، مگر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔ دکھاوے کے لیے حج کرنا اور مالِ حرام سے حج کو جانا حرام ہے"[1]۔

حج کی فرضیت

عزیزانِ محترم! حج دینِ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے، جو مسلمان اس کی استطاعت رکھتا ہے، اس پر زندگی بھر میں ایک بار فرض ہے، اس کی فرضیت کا حکم بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا﴾[2] "اللہ تعالی کی خاطر لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے، جو وہاں تک جانے پر قادر ہو"۔

حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب آیتِ مبارکہ: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا﴾ نازل ہوئی، تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی کہ کیا ہر سال حج فرض ہے؟ حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم خاموش رہے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے بارگاہِ رسالت میں اپنا سوال پھر سے دہرایا، اس

---

(۱) "بہارِ شریعت" حج کا بیان، حصّہ ششم ٦، ١/١٠٣٥، ١٠٣٦۔

(٢) پ ٤، آل عمران: ٩٧.

پر نبئ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا، وَلَوْ قُلْتُ: "نَعَمْ" لَوَجَبَتْ»[1]

"نہیں، لیکن اگر میں ہاں کہہ دیتا، تو واقعی (ہر سال کے لیے) فرض ہو جاتا"۔

حج کی فضیلت

حضراتِ گرامی قدر! حج ایک ایسا مبارک فریضہ ہے، جس کی ادائیگی کی بدَولت انسان گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے، غربت، اِفلاس اور محتاجی سے نَجات ملتی ہے، بخشش، مغفرت اور شَفاعت کے پروانے عطا ہوتے ہیں۔ بار بار حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرتے رہنے کا حکم دیتے ہوئے رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد: «تَابِعُوا بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ؛ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالفِضَّةِ»[2] "حج وعمرہ کرتے رہا کرو؛ کہ یہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دُور کرتے ہیں، جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دُور کر دیتی ہے"۔

حج کی سعادت سے بہرہ وَر ہونے والے حاجی کو، بروزِ قیامت اپنے عزیز واَقارب کی شَفاعت کا اختیار عطا کیا جائے گا، اس بارے میں رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «الْحَاجُّ يَشْفَعُ فِي أَرْبَعِمِئَةِ أَهْلِ بَيْتٍ» یا فرمایا: «مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَيَخْرُجُ مِنْ

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب تفسير القرآن، ر: ٣٠٥٥، صـ٦٨٨.

(٢) المرجع نفسه، باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة، ر: ٨١٠، صـ٢٠٢.

ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»[1] "حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو۴۰۰ کی شَفاعت کرے گا، اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے، گویا آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوا ہو"۔

حج وہ عظیم فریضہ ہے کہ اگر اس کی ادائیگی کے دَوران انسان کی موت واقع ہو جائے، تو تاقیامت اس کے لیے اجر وثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ خَرَجَ حَاجّاً فَمَاتَ، كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»[2] "جو حج کے ارادے سے نکلا اور راستے میں مرگیا، تو قیامت تک اس کے لیے حج کا ثواب لکھا جاتا رہے گا"۔

ایک اَور مقام پر تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يُغْفَرُ لِلْحَاجِّ، وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ»[3] "حاجی کی مغفرت ہوجاتی ہے، اور جس کے لیے حاجی استغفار کرے اُس کی بھی مغفرت کردی جاتی ہے"۔

لٰہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس مقدّس فریضہ کی ادائیگی کے لیے بے قرار رہے، اور ہمہ وقت اس کوشش میں لگا رہے کہ کسی طرح حج کی سعادت حاصل ہو جائے، اگر ہمارا جذبہ ولگن صادق ہیں، تو بارگاہِ الٰہی سے امیدِ واثق ہے کہ ان شاء اللہ

---

(١) "مسند البزّار" "مسند أبي موسى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٣١٩٦، ٨/ ١٦٩.

(٢) "المعجم الأوسط" "باب الميم، من اسمه محمد، ر: ٥٣٢١، ٤/ ٩٣.

(٣) "مسند البزّار" "مسند أبي حمزة أنس بن مالك، ر: ٩٧٢٦، ١٧/ ١٣٥.

ایک نہ ایک دن ہم بھی اس دَر کی چوکھٹ کو ضرور چومیں گے، حج اور زیارتِ رسولِ پاک ﷺ کی سعادت سے اپنا مقدّر چمکائیں گے!۔

حج کے مقاصد

حضراتِ ذی وقار! حج عالمِ اسلام کا عظیم، پُر وقار اور رُوح پرور اجتماع ہے، یہ دینِ اسلام کا پانچواں رکن اور قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اگر ہم فلسفۂ حج اور اس کے پسِ پردہ مقاصد پر غور وفکر سے کام لیں، تو یہ بات خوب سمجھ میں آجائے گی، کہ حج صرف طواف، سعی، وُقوفِ عرَفہ اور رَمی وغیرہ کا نام نہیں، بلکہ اس میں قدم قدم پر اللہ ورسول کی نافرمانی اور گناہوں سے بچ کر، اعمالِ صالحہ، اَحکامِ الٰہیہ کو تسلیم، صبر واستقامت کا مُظاہرہ، اور کمزور ومساکین کا خیال رکھنے کا درس بھی پنہاں ہے۔

میرے محترم بھائیو! فریضۂ حج ہر صاحبِ حیثیت مسلمان پر زندگی بھر میں صرف ایک بار فرض کیا گیا ہے، یقیناً حکمتِ الٰہی کے علاوہ اس کے کچھ خاص مقاصد بھی ہیں، جن کی تکمیل اور رعایت بحیثیت مسلمان ہم سب پر لازم ہے۔ فریضۂ حج کی ادائیگی کے متعدّد مقاصد میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) اعلانِ توحید: حج کا ایک بڑا مقصد اُمتِ مسلمہ کے قُلوب واَذہان میں عقیدۂ توحید کو راسخ کرنا ہے؛ تاکہ وہ کفر وشرک سے بچے رہیں۔ اللہ رب العالمین سورۂ حج میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

﴿فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾[1]

"ایک اللہ کے ہوکر کہ اس کا شریک کسی کو نہ کرو، اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا آسمان سے گرا، کہ پرندے اسے اُچک لے جاتے ہیں، یا ہوا اُسے کسی دُور جگہ پھینکتی ہے"۔

مراد یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے![2]۔

ایک اَور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَ رَسُوْلُهٗ﴾[3] "اور مُنادی پکار دیتا ہے، اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے، سب لوگوں میں بڑے حج کے دن، کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں"۔

طواف، سعی، رَمیٔ جمرات، اور وُقوفِ عرفہ ومُزدلفہ ومِنٰی وغیرہ میں حجّاجِ کرام، قدم قدم پر اعلانِ توحید کی صدائیں بلند کرتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ! لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ! إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ! لَا شَرِيكَ لَكَ»[4] "میں حاضر ہوں اے اللہ میں

---

(١) پ١٧، الحج: ٣١.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ١٧، الحج، زیرِ آیت: ٣١، صـ٦٢٤۔

(٣) پ١٠، التوبة: ٣.

(٤) "صحيح مسلم" كتاب الحج، باب التلبية ...، ر: ٢٨١١، صـ٤٨٩.

حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں! یقیناً تمام تعریفیں، نعمتیں اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہے! تیرا کوئی شریک نہیں"۔

(۲) اتحاد ویگانگت کا فروغ: مقاصدِ حج میں سے ایک اہم مقصد مسلمانوں میں باہم اتّحاد ویگانگت کا فروغ بھی ہے؛ تاکہ دنیا کے مختلف خِطّوں میں بسنے والے مسلمان، رنگ ونسل اور عربی وعجمی کا فرق مٹاکر، ملّتِ واحدہ بن جائیں، اس مقام (بیت اللہ شریف) پر جمع ہوکر ایک دوسرے کے حالات وواقعات اور دکھ درد سے آگاہی حاصل کریں، اور ساری دنیا کو یہ خاموش پیغام مل جائے، کہ مسلمان چاہے مشرق میں ہو یا مغرب میں، شمال میں ہو یا جنوب میں، یہ علاقائی سرحدیں ان کے لیے کوئی معنٰی نہیں رکھتیں، وہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں، اور ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر محسوس کرتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾[1] "مسلمان مسلمان آپس میں بھائی ہیں" کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط (جڑے ہوئے) ہیں، یہ رشتہ تمام دنیاوی رشتوں سے مضبوط تر ہے[2]۔

(۳) تقویٰ وپرہیزگاری: حضراتِ محترم! حج کے عظیم مقاصد ومَطالب میں سے ایک اہم مقصد تقویٰ وپرہیز گاری کا حصول بھی ہے۔ ہم نے سفرِ حج کے لیے اکانومی کلاس (Economy Class) کا ٹکٹ لیا، یا بزنس کلاس (Business

---

(۱) پ۲٦، الحجرات: ۱۰.

(۲) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۶، الحجرات، زیرِ آیت: ۱۰، ص۹۴۹۔

کا، کسی عام سے ہوٹل میں ٹھہرے، یا کسی سیون اسٹار ہوٹل (7 - Star Class Hotel) میں، قربانی کا جانور سستا لیا یا مہنگا، اللہ تعالی کے ہاں ان تکلّفات کی کوئی اہمیت نہیں، اس کی بارگاہ میں صرف ہمارا تقویٰ، پرہیز گاری اور اِخلاص دیکھا جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾[1] "اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں، اور نہ ان کے خون، ہاں اس تک تمہاری پرہیز گاری باریاب ہوتی ہے"۔ یعنی قربانی کرنے والے صرف نیّت کے اِخلاص اور شروطِ تقویٰ کی رعایت سے، اللہ تعالی کو راضی کر سکتے ہیں"[2]۔

(۴) حکمِ شریعت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا: حج کا ایک اہم مقصد حکمِ شریعت کی تعمیل بھی ہے۔ تلبیہ، طواف، سعی، رَمی، وُقوفِ عرَفہ ومُزدلفہ ومنی میں مخصوص اوقات کا لحاظ، اور اِحرام کی پابندی کے ذریعے، انسان حکمِ شریعت کے سامنے اپنا سرِ تسلیم خم کرتا ہے، اور قولی وفعلی طور پر اس بات کا اعتراف کرتا ہے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ ہے، اور حکمِ شریعت کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں، چاہے وہ کتنے ہی بڑے مقام ومرتبہ یا منصب پر فائز ہو!۔

حکمِ شریعت کی پابندی کی ایک بہترین مثال، امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا وہ فرمان ہے، جو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے حجرِ اَسود کو بوسہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

---

(۱) پ۱۷، الحج: ۳۷.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۷، الحج، زیرِ آیت: ۳۷، ص۶۲۵۔

«إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ! لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَع! وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رسولَ الله ﷺ يُقَبِّلُكَ، مَا قَبَّلْتُكَ!»[1] "میں جانتا ہوں کہ تُو ایک پتھر ہے، جو نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا، تو میں تجھے نہ چومتا!"۔

(۵) بخشش کا ذریعہ: عزیزانِ محترم! بخشش، مغفرت، اور گناہوں کی مُعافی بھی حج کے اَہم مقاصد میں سے ایک ہے۔ جو مسلمان فریضۂ حج کی سعادت سے شرفیاب ہوتا ہے، اور دَورانِ حج فِسق وفجور اور معصیت ونافرمانی سے دُور رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ مُعاف فرما دیتا ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ حَجَّ لله فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»[2] "جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حج کیا، اور اس میں کوئی فحش وگناہ کا کام نہیں کیا، وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوکر لَوٹے گا جیسا اُس دن تھا جب اپنی ماں سے پیدا ہوا"۔

(٦) درسِ مُساوات: حج کے مقاصد میں سے ایک اَہم مقصد دنیا سے رنگ ونسل اور امیر غریب کا فرق مٹا کر، باہم مُساوات قائم کرنا بھی ہے۔ حج کے موقع پر لاکھوں مسلمان چاہے وہ عربی ہوں یا عجمی، حاکم ہوں یا محکوم، پیر ہوں یا مرید، استاد ہوں

---

(١) "صحيح البخاري" باب ما ذكر في الحجر الأسود، ر: ١٥٩٧، صـ٢٥٩.

(٢) المرجع نفسه، ر: ١٥٢١، صـ٢٧٤.

یا شاگرد، عالم ہوں یا غیر عالم، سب اپنے مقام و منصب کو پیچھے چھوڑ کر، ایک لباس، ایک حالت، اور ایک مقام پر، ایک ہی فریضہ انجام دینے میں مصروف ہوتے ہیں۔

ہر طرح کی امتیازی حیثیتوں سے بالاتر مُساوات کی ایسی مثال، بلاشک وشبہ دنیا کے کسی بھی دین، مذہب یا دنیاوی اجتماع میں دیکھنے کو نہیں ملے گی، یہ صرف دینِ اسلام ہی کا خاصہ ہے، جو اپنے ماننے والوں کے ذریعے، دنیا بھر کو طبقاتی فرق کے خاتمہ کا درس دے رہا ہے!۔

(۷) دینِ حق کی شان وشوکت: رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حج مسلمانوں کا وہ عظیم الشان اجتماع ہے، جس سے دینِ حق کی شان وشوکت میں مزید اضافہ ہوتا ہے، شب وروز اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف کفّار ومشرکین، مسلمانوں کی یہ اجتماعیت، نظم وضبط، اتحاد واتفاق دیکھ کر مبہوت اور خائف ہوجاتے ہیں، کہ اگر یہ اتحاد واتفاق یونہی برقرار رہا، تو دینِ اسلام کے خلاف ہماری کوئی سازش کامیاب نہیں ہو پائے گی، اور دینِ اسلام روز بروز یونہی پَھلتا پھولتا رہے گا!۔

(۸) نظم وضبط کی پابندی: میرے دوستو، بھائیو اور بزرگو! حج سمیت اسلام کی تمام عبادات میں ہمیں نظم وضبط اور وقت کی پابندی کا درس ملتا ہے، اور یہ وہ اَوصافِ حمیدہ ہیں جو باشُعور، مہذَّب اور ترقی یافتہ قوموں کی پہچان ہوا کرتے ہیں، یقیناً حج میں نظم وضبط اور وقت کی پابندی پر مبنی اعمال کے ذریعے، دینِ اسلام ہمیں یہ پیغام دے رہا ہے، کہ اے مسلمانو! خوابِ غفلت سے بیدار ہوجاؤ! اور جس حقیقی مقام ومرتبہ کے تم

حقدار ہو اسے پہچانو! اور اس کے حصول کے لیے کوشش کرو! ورنہ تمہارا نام ونشان مٹ جائے گا، اور یہ دنیا تمہیں روندتے ہوئے آگے نکل جائے گی! ع

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں!

دعا

اے اللہ! ہمیں بار بار حج و عمرہ کی سعادت، اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے درِ دَولت کی باادب حاضری نصیب فرما، ہمیں حجِ مَبرور کی سعادت سے شرفیاب فرما، اِس مقدّس فریضۂ حج کے صدقے ہمارے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو مُعاف فرما، ہمیں حج کے مقاصد سے آگاہی عطا فرما، ان مقاصد پر پورا اترنے اور ان کا اہتمام کا جذبہ عنایت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچّا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں احکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یا رب العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.